روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 14 جنوری 2002ء 29 شوال 1422 ہجری - 14 صلح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 12

پناہ واپس لے لی

حضرت ابوبکرؓ نے مکہ میں ایک مشرک سردار کی پناہ میں آکر اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی اس میں نماز پڑھتے اور تلاوت کرتے - مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا آپ کے پاس ہجوم ہونے لگا اور وہ تعجب سے آپ کو دیکھتے کیونکہ ابوبکر بہت گریہ وزاری کرنے والے شخص تھے - قرآن پڑھتے تو رو رو کر تلاوت کرتے مشرکین مکہ نے اس بات کو قبول نہ کیا جس پر اس مشرک سردار نے اپنی پناہ واپس لے لی -

(صحيح بخاری كتاب المناقب باب هجرة النبی حديث نمبر 3616)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ابتلا ضرور آتے ہیں تا کچوں اور پکوں میں امتیاز ہو اور مومنوں اور منافقوں میں بین فرق نمودار ہو اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے (-) یہ لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ صرف اتنا ہی کہنے پر نجات پا جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کا کوئی امتحان نہ ہو - یہ کبھی نہیں ہوتا - دنیا میں بھی امتحان اور آزمائش کا سلسلہ موجود ہے جب دنیاوی نظام میں یہ نظیر موجود ہے تو روحانی عالم میں یہ کیوں نہ ہو - بغیر امتحان اور آزمائش کے حقیقت نہیں کھلتی - آزمائش کے لفظ سے یہ بھی دھوکا نہ کھانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو جو عالم الغیب اور یعلم السرّ والخفیٰ ہے امتحان یا آزمائش کی ضرورت ہے اور بدوں امتحان یا آزمائش کے اس کو کچھ معلوم نہیں ہوتا ایسا خیال کرنا نہ صرف غلطی بلکہ کفر کی حد تک پہنچتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان صفات کا انکار ہے -

(ملفوظات جلد دوم ص 376)

مکرم غلام مصطفیٰ محسن صاحب آف پیر محل

(ٹوبہ ٹیک سنگھ) راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے

احباب جماعت کو دلی افسوس کے ساتھ خبر دی جاتی ہے کہ ایک مخلص احمدی مکرم غلام مصطفیٰ محسن صاحب ابن مکرم غلام رسول صاحب آف 342- گ- ب پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو نامعلوم افراد نے ان کے گھر واقع پیر محل میں جمعرات مورخہ 10 جنوری 2002ء کو رات کے وقت فائرنگ کر کے راہ مولیٰ میں قربان کر دیا - آپ کی عمر تقریباً 55 سال تھی -

مورخہ 12 جنوری 2002ء بعد نماز فجر آپ کا جنازہ بیت المبارک میں مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھایا اور قبرستان نمبر 1 میں تدفین کے بعد مکرم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ نے دعا کروائی -

جنازہ میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی - قبل ازیں آپ کا جنازہ مورخہ 11 جنوری 2002ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب پیر محل میں مکرم ملک منور احمد صاحب قمر مربی سلسلہ نے پیر محل میں پڑھایا جس کے بعد آپ کا جسد خاکی دارالضیافت ربوہ میں لایا گیا - مکرم غلام مصطفیٰ محسن صاحب عرف جی - ایم - محسن صاحب جماعت کے خادم اور ایک پرجوش داعی الی اللہ تھے - آپ پیشہ کے لحاظ سے اشٹام فروش تھے - آپ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ آپ کا اکلوتا بیٹا طارق محسن واقف زندگی ہے اور جامعہ احمدیہ میں درجہ شاہد کا طالب علم ہے -

جب آپ نے اپنی جان راہ مولیٰ میں قربان کی تو آپ اس وقت گھر میں اکیلے تھے - آپ کی فیملی بیرون شہر تھی - مکرم ملک منور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ پیر محل نے بتایا کہ مکرم محسن صاحب ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے اور ہر وقت خدمت دین میں لگے رہتے تھے اور روزنامہ الفضل کے پرچے آپ کے پاس آپ کی دوکان ضلع کچہری میں موجود رہتے تھے اور اکثر و بیشتر اپنے دوستوں کو زیارت مرکز کے لئے لایا کرتے تھے - ان کی سلسلہ سے محبت کا یہ ثبوت ہے کہ آپ کے بالائی کمرے میں راہ حق میں قربان ہونے سے قبل ایک خط موجود تھا جو آپ کے نواسے کی وقف نو میں شمولیت کی منظوری کا خط لندن سے آیا تھا -

آپ کے بیٹے طارق محسن متعلم جامعہ احمدیہ نے بتایا کہ کیونکہ آپ ایک پرجوش داعی الی اللہ تھے اس کی وجہ سے آپ کو بعض لوگوں کی طرف سے دھمکیاں بھی ملتی تھیں -

پسماندگان

آپ نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں -

(1) مکرم طارق محسن صاحب متعلم جامعہ احمدیہ درجہ شاہد

(2) مکرمہ طاہرہ غزل صاحبہ اہلیہ مکرم اصغر علی صاحب آف کسووال ضلع ساہیوال حال اٹلی

(3) مکرمہ حامدہ طلعت محسن صاحبہ اس وقت تھرڈ ائیر کی طالبہ ہیں -

آپ کے والد مکرم غلام رسول صاحب نے احمدیت قبول کی تھی اور آپ تین بھائیوں میں سب سے بڑے تھے - دوسرے بھائیوں میں مکرم غلام باری صاحب باری سائیکل ورکس ساہیوال روڈ ربوہ اور مکرم غلام صابر صاحب چک نمبر 342 گ- ب پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ ہیں -

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ راہ مولیٰ میں قربان ہونے والے محسن صاحب کو ابدی حیات عطا کرے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور ابدی حیات کے ثمرات سے نوازے - آمین

عالمگیر جماعت احمدیہ کو وقف جدید کا نیا سال مبارک ہو!

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2002ء بمقام بیت الفضل لندن میں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا ہے -

اللہ تعالیٰ وقف جدید کے اس نئے سال کو عالمگیر جماعت احمدیہ کے لئے پہلے سے بھی بڑھ کر برکتوں اور خوشیوں کا موجب بنائے - وقف جدید کے لئے قربانی کرنے والے احباب کی اللہ قربانی قبول فرمائے اور اس سلسلہ میں کام اور تعاون فرمانے والے جملہ احباب کو احسن جزاء سے نوازے - (آمین)

باقی صفحہ 7 پر

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

(12)

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یا تو تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب دے گا۔ پھر تم دعائیں کرو گے مگر وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔

(جامع ترمذی کتاب الفتن باب الامر بالمعروف)

وقفہ وقفہ سے نصیحت کرنا

حضرت ابووائل کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہر جمعرات کو ہمیں وعظ کیا کرتے تھے۔ ایک شخص نے آپ سے کہا اے ابوعبدالرحمان میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ کیا کریں۔ فرمایا:۔

جو بات مجھے روکتی ہے یہ ہے کہ میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ تمہاری اکتاہٹ کا موجب بنوں۔ اس لئے میں وقفہ دے کر وعظ کرتا ہوں جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وقفہ وقفہ کے بعد وعظ فرماتے تھے اس خیال سے کہ ہم کہیں اکتا نہ جائیں۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب من جعل لاھل العلم)

لیکچر میں کامیابی کے لئے دعا

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب رفیق مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانہ میں ایک دفعہ خاکسار حضرت مفتی محمد صادق صاحب' حضرت میر قاسم علی صاحب' حضرت حافظ روشن علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم بصورت وفد شہر بنارس میں بھجوائے گئے۔ جس دن مفتی صاحب کا لیکچر بعنوان "تحفہ بنارس" تھا۔ اور ہم سب ٹانگہ میں جلسہ گاہ کی طرف جا رہے تھے۔ مفتی صاحب نے اپنے لیکچر کی کامیابی کے لئے سب احباب سے درخواست دعا کی۔ چنانچہ ہم سب دعا کی طرف متوجہ ہو گئے۔ دعا کرتے وقت مجھے کشفی حالت طاری ہو گئی۔ اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے انوار کا نزول ہو رہا ہے۔ اس کی تعبیر ہمیں یہ سمجھ میں آئی۔ کہ انشاء اللہ لیکچر کامیابی سے سنایا اور سنا جائے گا۔ اور لوگوں کے دلوں پر اس کے سننے سے سکینت اور اطمینان نازل ہو گا۔ اس کشفی نظارے سے میں نے اسی وقت وفد کے احباب کو اطلاع دے دی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ لیکچر حسب بشارت بہت ہی کامیاب رہا۔ اور مفتی صاحب نے اس کے طبع کرانے پر شروع میں میرے اس کشف کا بھی ذکر کر دیا۔ (حیات قدسی حصہ چہارم ص 151)۔

دعوت الی اللہ کی تڑپ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

میری جائیداد کا تباہ ہونا اور میرے بچوں کا میری آنکھوں کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے ہونا مجھ پر آسان ہے بہ نسبت دین کی ہتک اور استخفاف کے دیکھنے اور اس پر صبر کرنے کے۔

(شمائل احمد ص 13)

مقدس فوٹو

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

غالباً 1927ء کا واقعہ ہے۔ میں شملہ گیا ہوا تھا۔ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا حکم ملا۔ کہ مہاراجہ صاحب الور (جو ان دنوں شملہ میں تھے) کو دعوت الی اللہ کی جائے۔

میں نے کچھ انگریزی کتابیں لیں۔ اور مہاراجہ صاحب کی کوٹھی پہنچا۔ پرائیویٹ سیکرٹری نے مجھے ملاقاتی کمرے میں بٹھا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دیوان عبدالمجید صاحب کپورتھلوی (جو میرے واقف تھے) اور ایک شملہ کے راجہ صاحب تشریف لائے۔ ابھی ان دو اصحاب کو آئے ہوئے کچھ زیادہ دیر نہ ہوئی تھی۔ کہ ایک یورپین صاحب تشریف لائے۔ جن کا آدھا لباس مشرقی اور آدھا مغربی تھا۔

گڈ مارننگ کہہ کر بیٹھ گئے۔ میں ان کی چند باتوں سے سمجھ گیا۔ کہ یہ یورپین ہیں۔ جس میں انہوں بتایا تھا۔ کہ میں مہاراجہ الور کا نجومی ہوں۔

دیوان صاحب اور راجہ صاحب نے اپنی زندگی کے متعلق ان سے کچھ سوالات کئے۔ پھر میں نے ایک انگریزی کتاب جس میں حضرت مسیح موعود کا فوٹو تھا۔ فوٹو نکال کر ان کے سامنے پیش کر دی۔ اور کہا بتایئے یہ کون ہیں۔ چند لمحے فوٹو دیکھنے کے بعد اس نے کہا کسی (مامور) کا فوٹو ہے۔ اتنا کہہ کر چہرے پر ایک محققانہ نظر ڈالی۔ اور کہنے لگا۔ کہ آپ کے چہرے سے بھی نبوت کے آثار پائے جاتے ہیں۔

میں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا آپ کی دونوں باتیں درست ہیں۔ تصویر واقعی (مامور) کی ہے۔ اور میں چونکہ ان کی صحبت میں رہا ہوں۔ اس لئے کچھ اثر آپ کو میرے پر بھی معلوم ہوتا ہے۔

اور جب مہاراجہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ تو میں نے ان کو وہی کتاب دی اور نجومی صاجب کی شہادت پیش کی۔ مہاراجہ صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور کہنے لگے کہ میرا پہلے ہی سے ایمان ہے کہ (دین) ایک سچا مذہب ہے۔ (صادق بیتی ص 20)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 17 جنوری 2002ء

12-20 a.m	لقاء مع العرب
1-30 a.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
2-25 a.m	انٹرویو
2-50 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
3-55 a.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
4-30 a.m	اردو اسباق
5-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس ملفوظات
5-55 a.m	چلڈرنز کلاس
6-30 a.m	چلڈرنز کارنر
6-50 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
7-55 a.m	کتاب 'نورالدین' کا تعارف
8-25 a.m	مجلس سوال و جواب (جرمن)
9-25 a.m	چائینز سیکھئے
10-00 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس ملفوظات
11-55 a.m	سندھی مذاکرہ
1-00 p.m	کتاب 'نورالدین' کا تعارف
1-30 p.m	سفر ہم نے کیا
1-55 p.m	اردو کلاس
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
3-50 p.m	چلڈرنز کارنر
4-25 p.m	چائینز سیکھئے
5-05 p.m	تلاوت-خبریں
5-30 p.m	بنگالی پروگرام
6-35 p.m	مجلس سوال و جواب
7-35 p.m	درس ملفوظات
7-50 p.m	ہومیوپیتھی کلاس
8-55 p.m	چلڈرنز کارنر
9-30 p.m	چائینز سیکھئے
10-05 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام

جمعہ 18 جنوری 2002ء

12-10 a.m	اردو کلاس
1-20 a.m	مجلس سوال و جواب
2-20 a.m	سنگ میل
2-50 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
3-55 a.m	کتاب 'نورالدین' کا تعارف
4-25 a.m	چائینز سیکھئے
5-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
5-40 a.m	چلڈرنز کانر
6-40 a.m	مجلس عرفان
7-35 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس
8-00 a.m	دستاویزی پروگرام
8-35 a.m	حضرت مسیح موعود کی قوت قدسیہ- محترم عبدالسمیع خان صاحب
9-20 a.m	لجنہ میگزین
9-50 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
11-40 a.m	سرائیکی مذاکرہ
12-40 p.m	ایم ٹی اے سپورٹس (بیڈمنٹن)
1-05 p.m	انٹرویو
1-55 p.m	اردو کلاس
3-05 p.m	انڈونیشین سروس
3-35 p.m	بنگالی پروگرام
4-10 p.m	لجنہ میگزین
5-05 p.m	تلاوت-درس ملفوظات-خبریں
6-00 p.m	خطبہ جمعہ (براہ راست)
7-00 p.m	دستاویزی پروگرام
7-35 p.m	مجلس عرفان
8-30 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-30 p.m	چلڈرنز کارنر
10-00 a.m	جرمن سروس
11-05 a.m	تلاوت
11-15 a.m	فرانسیسی پروگرام

ہفتہ 19 جنوری 2002ء

12-15 a.m	اردو کلاس
1-35 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
2-35 a.m	دستاویزی پروگرام
3-10 a.m	مجلس عرفان
4-05 a.m	لجنہ میگزین
4-35 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (بیڈمنٹن)
5-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
5-50 a.m	چلڈرنز کانر
6-20 a.m	کہکشاں
6-40 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
7-40 a.m	مجلس سوال و جواب
9-25 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
9-55 a.m	جرمن ملاقات
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-درس حدیث
12-00 p.m	ایم ٹی اے ماریشس
1-00 p.m	تبرکات
1-50 p.m	لقاء مع العرب
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	چلڈرنز کارنر
4-30 p.m	کہکشاں

باقی صفحہ 7 پر

مکرم عبدالسمیع نون صاحب

قادرانہ تجلیات کے روح پرور مناظر

قسط اول

مضمون کے عنوان سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ کوئی خیالی پلاؤ پک رہے ہیں۔ یا ''اضغاث احلام'' ہیں۔ بلکہ ایسے حقائق ہیں جن کی صادقوں کی ایک دنیا گواہ ہے۔ میں چند واقعات ہی بیان کرسکوں گا یوں تو احیائے موتی کے نشانات قریباً ہر ملک بلکہ ہر شہر میں ظاہر ہوئے اور اعجاز نمائی کی تو کوئی انتہا نہیں ہے مگر میں وہ واقعات بیان کروں گا جن کی صداقت ہر قسم کے شک وشبہ سے پاک ہے۔

عالم تصور میں 14/15 صدی قبل سیدنا و امامنا کے دربار میں تو حضورؐ کو اپنے دو غلاموں کے لئے سلاموں کے خصوصی طور پر تحفے بھجواتے سنا ایک سلام یمن میں اویس قرنی کے لئے تھا۔ جو اپنی والدہ کو اکیلا چھوڑ کر حضور کی غلامی قبول کرنے کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور ملاقات کے لئے نہ جا سکا۔ آقائے مکی و مدنی نے فرمایا مجھے یمن کی طرف سے خوشبو آ رہی ہے اور کہ میرا سلام اویس قرنی کو پہنچے۔

دوسرا سلام 1400 سال بعد آنے والے اپنے غلام مسیح موعود کے لئے۔ دنیا کی تاریخ میں 1400 سال کے طویل عرصے کے بعد آنے والے کسی آقا نے اپنے کسی خادم کو نہ مخاطب کیا ہے۔ نہ کوئی تحفہ بھیجا نہ انعام واکرام سے نوازا۔ فتبارك من علم و نعلم۔ پھر قریباً 115/120 سال پہلے میں حضرت میرزا غلام مرتضٰی صاحب کو ایک اعتماد والے سکھ دوست کو کہتے سنتا ہوں کہ ایک انگریز بڑا افسر میرا واقف ہے۔ تم غلام احمد کے پاس جاؤ۔ اسے کہو وہ چاہے تو میں اس کو کسی اچھی پوسٹ پر ملازم رکھوا دوں۔ سوچتا ہوں باپ اور بیٹے میں مؤدبانہ حجاب حائل تھے۔ اس لئے خود بات کرنا مناسب نہ سمجھی ہوگی۔ سکھ نے من وعن بات پہنچا دی۔ آپ کا جواب سنتا ہوں تو روح میں ایک اور بالیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ خدائے قادر و توانا عزیز وحکیم کی قدرتوں کا قائل ہو جاتا ہوں۔ آپ بھی سنیں۔ ''ابا جان کو کہہ دیں۔ آپ کا شکریہ۔ مگر میں نے جس کا نوکر ہونا تھا ہو چکا۔ میری فکر نہ کریں''۔ صرف کھدر کے دو جوڑے کپڑوں کے دے دیں۔ اور روکھی سوکھی روٹی جو بھی ہو گی مجھے اعتراض نہ ہوگا۔ سکھ تو اس عارفانہ جواب سے مایوس ہوا مگر جب حضرت بڑے میرزا صاحب کو یہ جواب دیا۔ تو وہ نہایت عمیق نگاہ رکھتے تھے۔ اور معرفت کے نکات خوب سمجھتے تھے۔ فرمایا۔ ''غلام احمد ٹھیک ہی کہتا ہے'' ''ہم نے تو یونہی دنیا کے دھندوں میں زندگی ضائع کر دی۔ اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرے گا''۔

پھر میں اس بیت مبارک کو تصور کی نگاہوں سے دیکھتا ہوں جس میں بمشکل 4/5 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ میرے آقا کو عرش الٰہی سے سلطان القلم کا خطاب بخشا گیا۔ بیت کے ساتھ چھوٹا سا کمرہ ہے۔ اندر سے کنڈی لگا کر دونوں اطراف ایک ایک سیاہی کی دوات اونچی جگہ پر رکھی ہے۔ وہ ''سلطان'' ٹہل رہا ہے۔ قلم اور کاغذ ہاتھ میں ہے۔ اس پر چلتے چلتے حروف نہیں موتی اور جواہر بکھیر رہے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے چلتے چلتے کچھ لکھنے کی جسارت کی تو بری طرح ناکامی ہوئی تب سمجھ آئی کہ یہ ''سلطان القلم'' کا ہی اعجاز تھا۔ حالت یہ ہے۔ کہ دشمن اور حاسد کوئی موقعہ ایذا رسانی کا ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ حتیٰ کہ انہیں میرے آقا کے چند حواریوں کا چھوٹی سی عبادت گاہ میں رکوع وسجود کرنے سے بھی دکھ ہوتا ہے۔ اور حسد میں جل بھن کر زور بازو کا یوں مظاہرہ کرتے ہیں۔ کہ اسی عبادت گاہ کے دروازے کے آگے دیوار کھڑی کر دیتے ہیں۔ اور اس الٰہی ارشاد کا کچھ خوف نہیں۔ کہ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے۔ جو اللہ کے گھروں میں اس کا ذکر کرنے سے لوگوں کو روکتا ہے۔ مظلومیت کی بھی کوئی انتہا ہوتی ہے۔ میرا آقا کوئی مزاحمت نہیں کرتا۔ ہاں اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں کس کس انداز میں پکار کی ہوگی۔ یہ تو وہ جانے اور اس کا مجیب رب۔ آخر عدالت نے دیوار کی مسماری کا حکم صادر کیا۔ اور خرچہ مقدمہ بھی دیا گیا۔ خرچہ کی اجراء ہوئی۔ تو وہی میرزا صاحبان جنہوں نے ازراہ ظلم دیوار کھڑی کرا دی تھی۔ ملتجی ہوئے کہ ہماری قرقی نہ کرائیں۔ اور یہ تو مجسم عفو تھا۔ اس کا قدم اپنے آقائے عربیؐ کے نقوش قدم پر ہی پڑتا تھا۔ ''اذھبوا''۔ کا حکم دیا۔ اور اجراء رکوا دی۔ شاید ٹہلتے ٹہلتے ہی بند کوٹھڑی میں یہ شعر لکھا ہوگا۔

ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار

یہ چلتے چلتے آپ کا قلم جو لعل بدخشاں کاغذ پر بکھیرتا تھا۔ ہمیشہ خواہش ہوتی ہے کہ کاش میرے دل کے ٹکڑے ہوتے جن پر وہ پائے اقدس پڑتے یا اے کاش میں مولانا برہان الدین جہلمی کی طرح اتنی جرأت ہی کر سکتا۔ کہ ہوشیار پور جب آپ چلہ کشی کر رہے تھے۔ مولوی برہان الدین صاحب نے باوجود خدام کے منع کرنے کے جھانک لیا۔ اور نور کی ایک کرن اس کی جسم و جان میں سرایت کر گئی تھی واپس جہلم پہنچے۔ تو دوستوں نے پوچھا میرزا صاحب کو دیکھا کیا باتیں ہوئیں۔ کہا باتیں تو کوئی نہیں ہوئیں۔ بس ایک جھلک دیکھی ہے۔ تیز تیز ٹہل رہے تھے۔ اور کچھ لکھتے جا رہے تھے۔ میں سمجھا جو اتنا تیز قدم ہے۔ اس کا سفر بہت بہت طویل ہے۔ اور اس کی منزل دور بہت دور ہے۔ پھر آپ کو چشم تصور سے دیکھتا ہوں۔ کہ لدھیانہ میں حضور ٹہل رہے ہیں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ کہ ایک صوفی آیا۔ اور آتے ہی اپنی محدود عقل وفہم کے مطابق یہ سوال کیا۔ کہ آپ زیارت کروا سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ''اس کے لئے مناسبت شرط ہے'' پھر حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کو پیچھے مڑ کر دیکھا۔ اور اس وقت دریائے کرم تموج میں تھا نگاہ فیض رساں بھر کر اپنے خادم کو دیکھا۔ اور فرمایا. یا ''جس پر خدا کا فضل ہو جائے''۔ اور اسی رات حضرت منشی صاحب کو زیارت نصیب ہوئی۔ اور پھر یہ در رحمت ہمیشہ کھلا رہا۔ میں یہاں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ معرفت کی کمی کا یہ حال ہے۔ کہ عام لوگ سب کچھ بغیر ایمانی جدوجہد اور خدا خوفی میں ترقی کرنے کے پکی پکائی پر انحصار کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ کوئی ایسا شخص ہو جو پھونک مار کر تمہیں اونچی فضاؤں میں اڑا دے۔ خود کچھ نہ کرنا پڑے۔ اسی سے نام نہاد پیروں اور عاملوں نے مداریوں کی طرح ''ایسی دکانیں'' کھول رکھی ہیں۔ جن سے وہ جھوٹے دعوے کرتے ہیں۔ کہ سائل کے سارے مقصد حاصل ہو جائیں گے۔ اور سادہ لوح لوگ لٹ رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے اپنے نفس پر ایک موت وارد کرنا پڑتی ہے تب وہ یار یگانہ اپنی چمک دکھلاتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کس خوبی اور لطافت کے ساتھ یہ نکتہ بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں۔

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

اور اپنا تجربہ یوں بیان فرماتے ہیں۔

مشت غبار اپنا تیرے لئے اڑایا
جب سے سنا کہ شرط مہرو وفا یہی ہے

میں اس سوچ میں گم تھا۔ کہ ایک نظارہ دیکھا۔ کہ حیدر آباد دکن کا ایک نوجوان عبدالکریم دارالامان میں آیا۔ اسے باؤلے کتے نے کاٹا۔ کسولی پہاڑ پر اسے علاج کے لئے بھجوایا گیا۔ بظاہر صحت یاب ہو کر واپس آیا۔ مگر ہائیڈروفوبیا یعنی باؤلے پن کے آثار ظاہر ہو گئے جو لاعلاج مرحلہ ہوتا ہے۔ کسولی کے ماہرین نے اپنے عجز کا اظہار کرتے ہوئے تار دے دیا۔ Sorry nothing can be done for Abdul Karim. سیدنا حضرت صاحب کی خدمت میں صورت حال بیان کر دی گئی۔ سب پریشان تھے۔ کہ اب اس کی موت گویا نظر آ رہی ہے۔ ادھر خدائے قادر الکل ہونے پر کامل توکل کرنے والا قبولیت دعا کا نشان پانے والا اللہ کا فرستادہ موجود ہے۔ اس کا جواب سنیں ''ان کے پاس علاج نہیں۔ مگر خدا کے پاس تو علاج ہے''۔

میرے بھائیو اور بزرگو! اس نعرہ مستانہ میں جس قدر اللہ کے ساتھ گہرا تعلق اور اس کی قدرتوں پر ایمان کامل اور اس کی طاقتوں پر مکمل یقین کی خوشبو کی لپٹیں آ رہی ہیں۔ کون ہے جو ان پر دل وجان نچھاور نہ کرے۔ اور پھر اسی طرح ہوتا ہے کہ وہ مردہ زندہ ہو جاتا ہے۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

پھر ایک شخص کو دیکھا نام اس کا ''حیات'' ہے۔ طاعون زوروں پر ہے۔ ملک میں جاروب کشی کی نوبت آ چکی ہے۔ گھروں کے گھر اور شہروں کے شہر اجڑ رہے ہیں۔ حیات کو بھی طاعون ہو گئی اس کے دوستوں نے امام الزمان سے گزارش کی آپ نے فرمایا۔ حکیم مولانا نورالدین صاحب سے کہیں ''حیات'' کا معائنہ کریں۔ اور علاج کریں۔ وہ باغ میں تھا۔ آپ نے دیکھا تو اسے سخت تیز بخار تھا۔ طاعون کی گلٹیاں پھوڑے بن چکے تھے۔ بے تحاشا خون جاری تھا۔ حضرت مولانا نورالدین نے عرض کیا کہ اس مرحلہ پر مرض پہنچ چکا ہے۔ کہ کوئی علاج ممکن نہیں۔ وہ چند لمحوں کا مہمان ہے سیدنا حضرت امام و مرشد کی خدمت میں حیات کے دوستوں نے یہ احوال بیان کیا۔ عرض کرنے والے خدام حضرت کے لاڈلے بھی بہت تھے۔ عرض کیا کہ دعا کا مرحلہ گزر چکا ہے۔ ''سفارش'' کریں آقا مان گئے اتنا ہی فرمایا ''بہت اچھا'' اور گھر کے اندر چلے گئے۔ یہ دونوں دوست ''بیت'' کی چھت پر ہی لیٹ گئے۔ اندر جا کر اس بندۂ مالک الملک اور اس کے آسمانی آقا کے درمیان کیا کیا راز و نیاز کی باتیں ہوئیں۔ کن الفاظ میں مناجات ہوئیں بندہ بے دام کس کس طرح اپنے خالق و مالک کے پاؤں پڑا اور کس طرح اپنی بات منوائی یہ علیم و خبیر اس کا آقا ہی جانے۔ آدھی رات کو عرش سے قبولیت کا پانی نازل ہوا۔ جس سے وہ حقیقی موحد سیراب ہو گیا۔ اسی وقت گھر کا دروازہ کھولا تو خدام جو وہاں سوئے ہوئے تھے۔ انہیں جگایا کہ جاؤ حیات کا پتہ کرو۔ اب ان کی حالت عجیب تھی۔ ایک طرف اس کی وہ ڈراؤنی حالت جو مایوسی کی انتہا تک پہنچ چکی تھی جسے وہ دیکھ چکے تھے۔

حکیم حاذق کا بیان ہے۔ کہ مرض لاعلاج حدوں تک پہنچ چکا ہے۔ دوسری طرف اس محبوب خدا کا یقین سے لبریز بیان آدھی رات کا سماں وہ اسی حالت میں باغ میں گئے چشم فلک نے عجیب نظارہ دیکھا۔ اس نے دیا جلایا ہوا تھا۔ قرآن کریم پڑھ رہا تھا۔ اس نے اپنے دوستوں کو آتے دیکھا تو للکارا کہ ''آ جاؤ ڈرو نہیں میں بالکل اچھا ہو چکا ہوں۔ تپ کا نام ونشان باقی نہیں بغلوں کے پھوڑے درست ہو گئے ہیں۔ خون آنا بند ہو گیا ہے''۔

خوش خوش واپس آئے۔ اپنے آقا کو خبر دی کہ حضور وہ بالکل ٹھیک ہو گیا ہے۔ آپ کے لئے تو یہ نئی خبر نہیں تھی۔ آپ کو تو خود علیم وخبیر نے عرش سے اطلاع دے دی تھی فرمایا جاؤ اس کے باپ کو اطلاع کروا سے تو حیات کے قریب المرگ ہونے کا تار دیا ہوا تھا۔ پریشان ہو گا یہ خوشی سے اچھلتے اور بھاگتے نہر پر پہنچے۔ رات کا پچھلا پہر تھا۔ آگے سے حیات کا والد اپنے بیٹے

کی خطرناک حالت سن کر تانگے پر آ رہا تھا- انہوں نے اسے اطلاع دی وہ تانگے سے اتر کر وہیں پر سجدہ ریز ہو گیا- اتنی خوشی اسے ہوئی کہ بے ہوش ہو گیا- اس نشان آسمانی کی ہیبت نے اس کا دل و دماغ اپنے قبضے میں ایسے جکڑ لئے کہ اس کو کچھ ہوش نہ رہا- آخر وہ کچھ سنبھلا- اور یہ قافلہ شاداں و فرحاں دارالامان کی طرف بڑھا-

مگر اپنے خدام ہی کے لئے یہ کرم خاص نہیں تھا بلکہ دریائے کرم جب موج میں ہو تو وہ بنجر اور شور زمینوں کو بھی سیراب کرتا ہوا بڑھتا جاتا ہے- لالہ شرمپت ایک آریہ تھا- حضرت صاحب کا لڑکپن کا واقف سخت بیمار پڑ گیا- پیٹ پر خطرناک قسم کا پھوڑا نکل آیا- وہ سخت تکلیف میں تھا- حضرت صاحب ہر روز اس آریہ کی عیادت کے لئے اس کے مکان پر تشریف لے جاتے وہ عرض کرتا ''حضرت جی میرے لئے دعا کریں'' یہ بندہ باوفا جو دوستی اور وفا کی حقیقت کو جانتا تھا- اور اس وقت صفحہ دنیا پر وہ ایک ہی تھا- دوست نوازی اور وفا شعاری میں اس کا کوئی ہم پلہ نہیں تھا- دعا کرتے رہے عیادت کے لئے ہر روز جاتے رہے- یہاں تک کہ لالہ شرم پت صحت یاب ہو گیا- آقا حیی و قیوم نے ان گنت ایسے نشان دکھائے مجھے یقین ہے کہ کوئی گھر ایسا نہیں ہو گا جس میں زندہ خدا کی قدرت کاملہ کا کوئی نشان ظاہر نہ ہوا ہو- اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہمیشہ سے چلی آ رہی ہے- کہ اپنے پیارے بندوں سے اس کے کام سبھی معجزانہ ہوتے ہیں- اور ان کے لئے ہمیشہ نشان دکھاتا ہے- خصوصاً جب دشمن اس کے پیاروں پر حملہ آور ہوتا ہے- اور انہیں نیست و نابود کرنے کے لئے شمشیر بکف ہو کر باہر نکل آتا ہے-

تب وہ خدائے پاک نشاں کو دکھاتا ہے
غیروں پہ اپنا رعب نشاں سے جماتا ہے
کہتا ہے یہ تو بندہ عالی جناب ہے
مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے

پھر میں چلتے چلتے جہلم شہر کی ضلع کچہری کے ساتھ کھلے میدان میں پہنچا- دیکھتا ہوں کہ میرا آقائے قادیانی اپنے چند حواریوں کے ہمراہ اپنے خلاف کسی مقدمہ کی پیشی بھگتنے کے لئے وہاں موجود ہے- ہمراہیوں میں ایک سرفروش مجاہد ایک سربکف جوانمرد بھی ہے- جس کا نام نامی حضرت شہزادہ سید عبداللطیف صاحب رئیس خوست ہے-

یہ 17 جنوری 1903ء کا خنک دن ہے- باہر دھوپ میں عدالت میں حاضری کے انتظار میں یہ انوکھا ملزم بیٹھا ہے- کہ اس ضلع کے ''پیلاطوس'' کی طرف سے حاضری کے لئے بلایا جائے تو حاضر ہوں- جوں جوں لوگوں نے سنا جمع ہوتے گئے ایک خاص مجمع کی صورت پیدا ہو گئی یہ وہ زمانہ تھا- جب فارسی زبان بہت لوگ سمجھتے اور جانتے تھے- مگر شاید خاص طور پر اس لئے آپ نے فارسی زبان میں گفتگو کرنا شروع کر دی- کہ آپ کے پہلو میں شہزادہ خوست بیٹھے ہوئے تھے- فارسی زبان گویا ان کی تو مادری زبان تھی-

انہوں نے ادب سے عرض کیا- کہ سیدنا میں اردو بھی سمجھ سکتا ہوں- اور شاید مجمع میں موجود لوگوں میں بعض یا شاید اکثر فارسی زبان نہ سمجھ سکتے ہوں اگر اردو میں بیان فرمادیں- تو سب سمجھ سکیں گے- اس پر اردو زبان میں بات شروع ہوئی- سوچتا ہوں لوگ اس دور کی نسبت بہت اچھے تھے- تعصبات کے عفریت سے بچے ہوئے اور سعادت مند تھے- اور پھر آپ کو اس سے بہت پہلے یہ مژدہ بھی ذوالعرش المجید نے سنا دیا تھا- کہ وہ عزیز و قادر خدا تمہیں لوگوں کے حملوں سے محفوظ رکھے گا- اس لئے کوئی خوف آپ کے پاس بھی نہیں پھٹکتا تھا- اس محفل میں مجھے بلند نصیبے والا ایک درزی نظر آ رہا ہے- اس نے عرض کیا- کہ آپ کے دعویٰ سے لوگوں میں اختلاف بڑھ گیا ہے- باپ بیٹے سے بھائی بھائی سے اور میاں بیوی سے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد گویا ''لیریں لیریں'' ہو گئے ہیں- اس پر ذرا روشنی ڈالیں- آپ بڑے تحمل سے فرماتے ہیں- میاں کبھی درزی کی دکان پر گئے ہو- اس نے کہا جی میں تو خود درزی ہوں- فرمایا- پھر تمہیں یہ بات سمجھنے میں کچھ مشکل پیش نہیں آنا چاہئے تھی- تمہارے پاس کوئی شخص کپڑا لاتا ہے- کہ مجھے قمیص بنا دو یا کوئی اور ملبوس تو تم کیا کرتے ہو- بغیر اسے کاٹنے کے کوئی لباس بنا سکتے ہو- اس نے کہا جی میں سمجھ گیا- اسے حیرت ہوئی کہ یہ اتنا بڑا مذہبی لیڈر ہے- مجھ غریب کے سوال پر برہم نہیں ہوا- جیسا کہ عام علما کہلانے والے کرتے ہیں- انہوں نے کمال ملائمت سے میرے سوال کا جواب دے دیا ہے اس سے اسے ایک اور سوال کرنے کی جرات ہوئی- اس نے کہا جی میں ان پڑھ ہوں لمبی چوڑی دلیلیں سمجھ نہیں سکتا مجھے کوئی سادہ سی دلیل اپنی صداقت کی بتائیں-

اس پر جو جواب سنا تو اس نے میرے روح و بدن میں گویا بجلی دوڑا دی- اور میں نے جب سے یہ بیان سنا ہے- شاذ ہی میرے دل و دماغ کو اس کافی و شافی جواب نے اپنی گرفت سے آزاد کیا ہو اور وہ بھی شاید نیند کی بے ہوشی کے وقت ہی- درزی نے سنا آپ بھی جواب سنیں- حضرت اقدس اپنا داھنا ہاتھ اپنے چہرہ کے قریب لے گئے فرمایا دیکھو یہ چہرہ جھوٹے کا ہو سکتا ہے؟ اور میری سماعتوں کو اس جواب باصواب سے ایسی روحانی لذت نصیب ہوئی کہ گویا خود میں 17 جنوری 1903ء کی دوپہر کو اس نورانی محفل میں موجود تھا-

اس درزی نے کہا یہ چہرہ تو سچوں والا ہے- میں ایمان لاتا ہوں- اس مجلس کے حاضرین کی بلند بختی پر رشک آتا ہے- میں نے جہلم جا کر اس مقام پر رشک اور حسرت کے ملے جلے چند آنسو بہائے اور آنکھیں بند کر کے اس روح پرور نظارہ سے لطف اندوز ہونے کی سعی کی مگر کہاں یہ 17 جنوری 1903ء کا واقعہ تھا- اور اسی سال جولائی میں یعنی اس واقعہ سے عین 6 ماہ بعد 14 جولائی 1903ء کو کابل کے چرخی پل جیل کے قریب میدان میں اس سید شاہزادے نے اپنی جان کا نذرانہ اپنے مالک و خالق کے حضور کمال حوصلے کے ساتھ بلکہ بے مثال خوش دلی کے ساتھ پیش کر دیا- اور اس کو اس پر نہ قلق ہوا نہ تعجب کہ اللہ خبیر و علیم نے اسے پیشگی اطلاع دینا شروع کر دی تھی- کہ ''سربدہ سربدہ''

اہل خرد سے ہو نہ سکا جو تمام عمر
وہ کام آج تیرے قدح خوار کر چلے

میں جب کابل گیا اور کئی بار وہاں گیا- تو وہاں اس حرماں نصیب گروہ کو تصوراتی آنکھوں سے ڈھونڈھنے کی کوشش کی جنہوں نے یہ ظلم عظیم کیا تھا- مگر ان کی تو دھول بھی باقی نہ رہی تھی گویا ہر روز کئی کئی بار یہ آسمانی آواز سنتا ہوں کہ

''ابھی ظالم کی پاداش باقی ہے'' ''ابھی ظالم کی پاداش باقی ہے''

اے لوگو عبرت پکڑو ایک صدی گزر گئی ابھی بھی تمہیں معلوم نہیں ہوا کہ 1901ء میں حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب اور 14/جولائی 1903ء کو کابل کی سرزمین پر حضرت سید عبداللطیف صاحب کا اور 3/ اگست 1924ء کو حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب اور 5/فروری 1925ء کو حضرت قاری نور علی صاحب اور حضرت مولوی عبدالحلیم صاحب کا بہنے والا خون ذوالانتقام رب کو کتنا پیارا تھا- حضرت صاحب نے کئی بار فرمایا ہے- کہ ایک صدی پوری ہونے کے بعد حکمت ربی سے مامور زمانہ کے منہ سے نکلی ہوئی بات پھر ایک روشن نشان ثابت ہوتی ہے دیکھو وہ 1901ء تھا اور دیکھو یہ 2002ء ہے دوستو غور کرو اور سمجھو کہ حضرت صاحب کا جائزہ کیسا پر معرفت اور ابدی صداقتوں کا حامل ہے-

یہ مسیحائی اعجاز دس بیس نہیں سینکڑوں نہیں شمار سے باہر ہیں- میں اس موجیں مارتے ہوئے سمندر سے ایک چلو ہی بھر سکتا ہوں- موسلا دھار بارش برس رہی ہو تو باران رحمت کے قطروں کو کون گن سکتا ہے جو میں ایسی جسارت کروں- مگر یہ بھی میری طاقت سے بیرون ہے- کہ جب ذکر حبیب چھڑ جائے تو میں چند ایسے واقعات بھی نہ لکھوں جنہوں نے میرے راہوار تخیل کی باگیں موڑ دیں اور جو گویا میرے جسم و جان کا جزو بن چکے ہیں- اور سچ یہ ہے کہ میں انہی کے سہارے جیتا ہوں کیونکہ انہی سے حیی و قیوم کی صفات اور اس کی شان اور اس کی ہستی ایسی آنکھوں کے سامنے پھرتی ہے- جیسے سورج کو نصف النہار پر دیکھ رہا ہوں-

حضرت میر ناصر نواب صاحب گھبراہٹ کی حالت میں سیدنا حضرت بانی سلسلہ کے پاس بھاگے گئے اور غلبہ رقت سے بڑی مشکل سے عرض کیا ایس پی (سپرنٹنڈنٹ پولیس) ہتھکڑیوں والے آدمی ساتھ لے کر وارنٹ لے کر آ رہا ہے- قدرتامل کے ساتھ فرمایا'' ایسا نہیں ہو گا خدا تعالیٰ کی حکومت اپنے خاص مصالح رکھتی ہے- وہ اپنے خلفائے مامورین کے لئے اس قسم کی رسوائی پسند نہیں کرتا'' خدا کی نصرت پر ایسا بھروسہ کہ کمال بے اعتنائی سے فرمایا کہ

''ایسا نہیں ہو گا میرا خدا مجھے اس رسوائی سے بچائے گا''

یہ وہ مقام توکل ہے جو آپ کو اوائل میں ہی الہاماً تسلی دیتے ہوئے فرمایا گیا تھا- کہ ''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے کافی نہیں''- میں ایک طرف اس خطرے کو دیکھتا ہوں کہ گرفتاری کے لئے پولیس ہتھکڑیوں سمیت دروازے پر کھڑی ہے- ادھر اس بندہ خدا جو محبوب قادر کریم ہے- اس کی اس لمحے کی حالت کا تصور کرتا ہوں- تو حیرت میں ڈوب جاتا ہوں- کہ کیا مقام توکل ہے- اور اللہ کی نصرت اور حفاظت پر کتنا پختہ ایمان ہے- کیوں نہ ہو- فرماتے ہیں- رات سرہانے پر سر رکھتا ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے تسلی دینا شروع کرتا ہے- تجھے کیا خوف ہے میں تیرے ساتھ ہوں (مفہوم یہی ہے الفاظ نہیں)

اسی لئے بڑی تحدی کے ساتھ مدمقابل کو ایک زار و نزار لومڑی سے تعبیر کرتے ہیں- اور خود حضور ہی کی زبانی یہ ماجرا سنیں کہ اس کلام میں وہ نور ہے جس میں دوسروں کو دخل نہیں فرماتے ہیں-

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

اور گھات میں بیٹھنے والے دشمنوں سے کوئی معذرت خواہی نہیں کرتے بلکہ کامل یقین اور وثوق کے ساتھ یہ نعرہ بلند فرماتے ہیں-

ہے سر راہ پر مرے وہ خود کھڑا مولیٰ کریم
پس نہ بیٹھو میری راہ میں اے شریران دیار

نادانو مولیٰ کریم کے مقابل پر تمہارے مکروں سے بھلا میرا کوئی بھی نقصان ہو سکتا ہے-

آپ کے خلاف ایک مقدمہ فوجداری ایک ہندو مجسٹریٹ کی عدالت میں چل رہا ہے- وہ متعصب ہندو مجسٹریٹ چھوٹی چھوٹی تاریخیں ڈال کر آپ کو پریشان کرنے کی کوشش کر رہا ہے-

بدزبان لیکھرام آریہ 6 مارچ 1897ء کو قتل ہوا تھا- اب ہندو مشتعل تھے- کہ میرزا صاحب کی سازش سے ان کا لیڈر مارا گیا تھا- شاید یہ ہندو بھی لیکھرام کے قتل کا بدلہ لینا چاہتا ہے- اسے کسی نے بتایا- کہ انہیں الہام کا دعویٰ ہے- اور یہ کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوا ہے- کہ میں اس شخص کو ذلیل کر دوں گا جو تیری ذلت کا ارادہ بھی کرتا ہے- چنانچہ ہندو مجسٹریٹ نے بھری عدالت میں آپ سے سوال کیا- کہ ایسا الہام آپ کو ہوا ہے- آپ نے بڑے وقار کے ساتھ فرمایا- ہاں یہ میرا الہام ہے- اور خدا کا کلام ہے اور خدا کا مجھ سے یہی وعدہ ہے- کہ جو شخص مجھے ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا وہ خود ذلیل کیا جائے گا-

اب مجسٹریٹ کو تو اپنی کرسی اور قلم پر ناز تھا- اس نے کہا کہ اگر میں آپ کی ہتک کروں تو پھر- آپ نے فرمایا خواہ کوئی کرے- وہ خود ذلیل کیا جائے گا- مجسٹریٹ نے 2/3 بار یہ سوال دہرایا- مگر آپ نے ہر بار وہی جواب بڑی تمکنت اور بے خوفی کے ساتھ دیا- سچ فرمایا ہے آپ نے

دلبر کی راہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے
ہشیار ساری دنیا اک باولا یہی ہے

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

تقریر اور داڑھی

سر راہے کے کالم نگار لکھتے ہیں:

مولانا حنیف ندوی اہل حدیثوں کے ایک اچھے عالم اور خطیب تھے لیکن ان کی داڑھی چھوٹی تھی۔ ان کے مقابلے میں علامہ حسین میر کاشمیری کی داڑھی ناف تک لمبی تھی لیکن وہ اچھے مقرر نہیں تھے۔ ایک مرتبہ جب مولانا حنیف ندوی تقریر کرنے لگے تو بعض اہل حدیثوں نے اعتراض کر دیا کہ ان کی داڑھی چھوٹی ہے۔ ہم ان کی تقریر نہیں سنیں گے۔ اس پر علامہ حسین میر کھڑے ہو گئے انہوں نے کہا کہ آپ لوگ تقریر مولانا حنیف ندوی کی سنیں اور اگر داڑھی دیکھنا ہو تو میری طرف دیکھ لیں۔

(نوائے وقت 24۔ اکتوبر 1999ء)

عید میلاد النبیؐ کے تقاضے اور ہمارے رویے

منظور احمد بھٹی صاحب لکھتے ہیں:

نبی کریمؐ کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے دنیا کے لئے جو دین بھیجا۔ وہ انفرادی زندگی کے ساتھ ساتھ اجتماعی زندگی کا بھی دین ہے۔ اس امر واقع سے ہر شخص واقف ہے کہ حضور اکرمؐ کی آمد سے قبل عرب قوم اخلاقی، سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے شکستہ حال تھی۔ ان کے اخلاق و عادات جس حد تک بگڑ چکے تھے اس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔ مگر ان کی عملی شکل موجودہ دور میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ ان کے حالات کو تو حضور اکرمؐ نے بدل کر رکھ ڈالا اور اسلام کی روشنی ہر طرف پھیلا دی جس سے جہالت کے اندھیرے چھٹ گئے مگر اب موجودہ زمانے میں ویسی ہی صورت حال پیدا ہو رہی ہے۔ جس کی واضح مثال عید میلاد النبیؐ کے موقعہ پر دیکھنے میں آئی۔ جہاں قومی عمارتوں کو خوبصورت لائٹوں سے سجایا گیا، مسجدوں اور گھروں میں عبادتیں کی گئیں۔ مجلسوں کا انعقاد کیا گیا ان کے ساتھ ساتھ ہماری نوجوان نسل نے عید میلاد النبیؐ کے مبارک موقعہ پر جس طرح منایا۔ عذاب الٰہی کے ڈر سے عام انسان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ گلی محلوں، سڑکوں اور چوراہوں پر انگلش، انڈین اور پاکستانی گانوں پر رقص کئے گئے بعض نوجوانوں نے موٹر سائیکلوں کے سائیلنسر اتار کر سڑکوں اور گلی محلوں میں جلوس نکالے جبکہ بعض علاقوں میں پانی کے گھڑوں میں رنگ بھر کر ان کو توڑا گیا اور بعد میں وہی رنگ لوگوں کے اوپر پھینکا گیا۔ اس طرح لگ رہا تھا جیسے کوئی مقدس تہوار نہیں ہولی منائی جا رہی ہو۔ یہ تماشا کوئی نیا نہیں ہے بلکہ پچھلے کئی سالوں سے جاری ہے مگر صد افسوس نہ ہمارے کسی حکمران نے اس پر پابندی لگائی اور نہ ہی ہمارے علمائے دین نے اس بے حیائی کے خلاف آواز اٹھائی۔ توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کے خلاف تو تمام مذہبی راہنما اکٹھے ہو گئے تھے تو کیا یہ توہین رسالت نہیں ہے کہ اتنے بابرکت دن کو کس بے حیائی سے منایا جا رہا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے اس ہڑبونگ کے ذمہ دار کون ہیں۔ ہمارے علماء دین اساتذہ یا والدین؟ جو اس تماشے پر خاموش تماشائی بیٹھے ہیں۔ کیا ہم ظالم نہیں کہ برائی کو دیکھ کر چپ بیٹھے ہیں۔ علماء جو ابدی طور پر انسانیت کی تبلیغ کے ذمہ دار ہیں۔ ان کو نیکی کا راستہ بتائیں۔ آج ہمارے عالم دین یہ سمجھتے ہیں کہ اذان دے کر جماعت کروانے بچوں کو صرف قرآن حفظ کروانے اور اونچی آواز میں خطبے دے کر ہماری ذمہ داری ختم ہو گئی ہے۔ یہ ان کی سب سے بڑی غلط فہمی ہے۔

(روزنامہ پاکستان 24 جون 2000ء)

موزوں جواب

اسرار احمد کسانہ لکھتے ہیں:۔

ایک اور دینی و سیاسی جماعت کے رہنما کی اسلام اور اس کے بنیادی عقائد کے ساتھ کمٹ منٹ کے بارے میں قارئین نے خبر پڑھ ہی لی ہوگی کہ موصوف نے روزے کے دوران دو بجے صحافیوں کو چائے پیش کر دی اور پھر یہ کہہ کر خوش ہو گئے کہ خبر تو چھپ ہی جائے گی۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ نظام حکومت چلانے کے متعلق ہر پہلو اور گوشے پر تحقیق کر چکے ہیں اور تمام ماڈلز اپنے بریف کیس میں لئے پھرتے ہیں کہ جیسے ہی انہیں حکومت ملی، وہ تمام ماڈلز عملی شکل میں آ جائیں گے۔ بیرون ممالک جاتے ہیں تو لاکھوں ڈالرز کی فنڈ ریزنگ نہایت کامیابی سے حاصل کر لیتے ہیں۔ وہاں کی لائبریریوں سے بھی استفادہ کرتے اور دو چار کتابوں کا مواد اکٹھا کرلاتے ہیں۔ نیویارک میں کی گئی فنڈ ریزنگ اور دیگر سرگرمیوں کا میں عینی شاہد ہوں۔ وہاں گئے تو میں نے پوچھا کہ آپ حالات و واقعات کے مطابق اکثر Hybernation مین چلے جاتے ہیں تو خفا ہو گئے۔ میں نے دوسرا سوال پوچھا کہ دینی جماعتوں کے جو بھی سربراہ پاکستان سے امریکہ جاتے ہیں، وہ اپنے اپنے مسالک کی تبلیغ کیوں کرتے ہیں، اسلام کی تبلیغ کیوں نہیں کرتے۔ یہ سن کر مزید برہم ہو گئے اور ان کے کارکنان جوان ہی جیسا لباس اور ٹوپی وغیرہ پہننا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں، مجھ سے آج تک ناراض ہیں۔

یہی حال بالعموم دیگر مذہبی جماعتوں کا ہے کہ ان کے ہاں عوامی فلاح کا کام شاید آخری ترجیح بن کر رہ گیا ہے۔ جب قائد اور حکمران عوام کے ساتھ رہنے کے بجائے عوام سے دور رہیں، جب عوام کی نبض پر ہاتھ رکھنے کی بجائے صرف اپنی نبض کا خیال رکھا جائے تو اس معاشرے کی روح قبض کر لی جاتی ہے اور یہ بھی کائنات کا ایک اصول ہے کہ ایسی صورت میں نئے لوگوں کو لا کھڑا کیا جاتا ہے۔ آج دینی جماعتوں کا عوامی سطح پر جو برا حال ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ عوامی امنگوں سے بہت دور ہیں۔ ہمارے معاشرہ کی واضح اکثریت مسلمان ہے اور اسلام کیلئے جان تک دینے کیلئے تیار ہے، مگر کیا وجہ ہے کہ وہ دینی جماعتوں کو ووٹ دینے کے لئے تیار نہیں۔ عوام کی اکثریت بدعنوان بدکردار سیاستدانوں کو تو بار بار منتخب کر لیتی ہے۔ مگر دینی جماعتوں پر اعتماد کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ یہ لمحہ فکریہ ہے، ان تمام جماعتوں اور ان کے قائدین کے لئے جو کہ مسلمانوں کی قیادت کی دعویدار اور امیدوار ہیں۔ امام زین العابدینؒ اور ان جیسے متعدد اکابرین کی مثالیں شاید ہمارے دینی رہنماؤں کے لئے کوئی موزوں جواب مہیا کر سکیں۔

(روزنامہ پاکستان 8 دسمبر 2000ء)

خدا پر یقین

ایم اے شمشاد لکھتے ہیں:۔

1960ء کی دہائی میں عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم چواین لائی کے بھرپور اور یادگار دورے کے بعد جب چین کے صدر لیوشاؤچی پاکستان کا سرکاری دورہ کر رہے تھے تو اسلام آباد کے ہوائی اڈے پر ایک اخبار نویس نے خدا کے بارے میں ان سے سوال پوچھ کر چینی الحاد کو موضوع بحث بنانے کی کوشش کی تھی لیکن لیوشاؤچی نے سوال نظر انداز کر دیا۔ وہ اپنے دورے کے آخری مرحلے میں لاہور پہنچے۔ گورنر ہاؤس میں پریس کانفرنس کے بعد انہیں پاکستان کا دورہ مکمل کر کے لاہور کے ہوائی اڈے سے ہی رخصت ہو جانا تھا۔ گورنر ہاؤس میں پریس کانفرنس شروع ہونے سے قبل ہی بجلی چلی گئی اور پریس کانفرنس ملتوی کرنا پڑی۔ معزز مہمان گورنر ہاؤس سے پروگرام کے مطابق سیدھے ہوائی اڈے پر چلے گئے۔ ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں نے قریب آ کر صدر لیوشاؤچی سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن پاکستانی حکام نے اخبار نویسوں کو قریب نہیں آنے دیا۔ تاہم لیوشاؤچی نے اشارے سے اخبار نویسوں کو اپنے پاس بلایا اور کہا اسلام آباد میں آپ کے ایک ساتھی نے مجھ سے پوچھا تھا کہ ہم "چینی خدا کو کیوں نہیں مانتے؟" اس وقت میں نے جواب دینا مناسب نہیں سمجھا تھا لیکن اب جاتے ہوئے آپ کے سوال کا جواب دینا فرض سمجھتا ہوں تا کہ چینی قوم پر آپ کا قرض نہ رہے۔

میں پاکستان آنے سے پہلے یقیناً خدا کو نہیں مانتا تھا۔ ہم لوگ اپنے معاملات کے نفع و نقصان کے لئے خود ہی کو ذمہ دار سمجھتے ہیں۔ خواہ مخواہ اپنے عملوں، غلطیوں اور حماقتوں کا ملبہ خدا پر نہیں ڈالتے۔ لیکن پاکستان آ کر مجھے محسوس ہوا کہ اس قوم کو اپنی حماقتوں، غلطیوں کا ملبہ اٹھانے والی کسی بڑی طاقت کی ضرورت ہے۔ ضرور کوئی ایسی طاقت موجود ہے، جو پاکستانیوں کی غلطیوں کا ملبہ اٹھا رہی ہے۔ ضرور کوئی ہے جو اس ملک کو چلا رہا ہے۔ آپ کے ہاں بجلی چلی جاتی ہے، بہت کچھ ہو جاتا ہے کسی سے کوئی نہیں پوچھتا لیکن پھر بھی پاکستان چل رہا ہے۔ پاکستان آ کر اور پاکستانیوں کو دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ واقعی خدا ہے، جو پاکستان کو چلا رہا ہے۔ ورنہ اگر وہ نہ چلا رہا ہوتا اور پاکستان کا محافظ نہ ہوتا تو پاکستان......!

یہ کہتے ہوئے لیوشاؤچی نے اس انداز میں اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا، جیسے میرے منہ میں خاک کہتے کہتے رک گئے ہوں اور اپنے منہ پر اسی طرح ہاتھ رکھے وہ پاکستان سے روانہ ہو گئے۔

(روزنامہ خبریں 4 دسمبر 2000ء)

قیام پاکستان میں علماء کا کردار

مسلم لیگ ہم خیال گروپ کی سرکردہ لیڈر و سابق وفاقی وزیر سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ قیام پاکستان میں علماء کا کوئی کردار نہ تھا نہ اب جناح کے پاکستان مین مولویوں کی گنجائش ہے نہ ہی اب امریکہ کو ان کی ضرورت ہے کیونکہ امریکہ اپنے مفاد کے لئے اسلام اور اس خطے کو سوویت یونین کے خلاف استعمال کر چکا ہے۔ امریکہ کے ایماء پر مولویوں کی طرف سے سوویت یونین میں کمیونزم کو پسپا کرنے کے بعد اب یہ جن پاکستان کی سڑکوں پر پھر رہا ہے جسے امریکہ بوتل میں بند کرنا چاہتا ہے اب یہ جن امریکہ اور مغربی ممالک کی ضد بن چکا ہے اور وہ اسے اپنے لئے خطرہ سمجھتے ہیں اور اس جن کے خلاف ردعمل پاکستان کے لئے نقصان کا باعث بنے گا، ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعرات کے روز دن فورم کے حالات حاضرہ کے سلسلے وار پروگرام ٹیبل ٹاک میں کیا انہوں نے کہا کہ علماء تقسیم ہند کے خلاف تھے جن میں علماء ہند اور جماعت اسلامی پیش پیش تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک منتشر اور ذہنی طور پر مفلوج قوم ہیں مفلوج اور منتشر لوگ سختیوں کا سامنا کرتے ہیں جب کہ منظم لوگ کامیاب اور اچھی پائیدار

باقی صفحہ 6 پر

اطلاعات و اعلانات

کامیابی

مکرم پروفیسر قریشی عبدالجلیل صادق صاحب قائد ذہانت وصحت جسمانی انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں کہ:- میری منجھلی بیٹی عزیزہ ھبۃ القدیر مریم نے سرگودھا بورڈ کے تحت منعقد ہونے والے مقابلہ مضمون نویسی منعقدہ 3 جنوری 2002ء میں اول پوزیشن حاصل کی ہے جبکہ 10 جنوری کو جنرل نالج کوئز میں سوم پوزیشن حاصل کی۔ گزشتہ سال میری بڑی بیٹی ھبۃ الوحید بھی مقابلہ مضمون نویسی میں اول اور سائنس کوئز میں بورڈ بھر میں دوم رہی تھی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ وہ ان کامیابیوں کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ نیز میرے تینوں بچے امسال بورڈ کا امتحان دے رہے ہیں نمایاں کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم نفیس احمد عتیق صاحب مربی سلسلہ کے خالو مکرم یمین الیامین صاحب بعارضہ قلب پولی کلینک ہسپتال اسلام آباد کے C.C.U میں داخل ہیں۔ یکے بعد دیگرے دو دفعہ دل کا حملہ ہونے کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین آپ محترم مولوی بذل الرحمٰن صاحب بنگالی کے بیٹے اور مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی کے بھتیجے ہیں۔

مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں۔ ملک میں مہنگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس میں نہیں رہا۔ اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وجہ سے یہ سہولت فراہم کرنے میں مشکلات درپیش ہیں۔

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں اور دکھی لوگوں کو جسمانی راحت بہم پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ٹیچرز ٹریننگ کلاس

ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی کے زیر انتظام ربوہ میں 4 فروری تا 23 فروری 2002ء قرآنی ٹیچر ٹریننگ کلاس منعقد ہو رہی ہے امراء کرام اپنے ضلع سے اس کلاس کے لئے دو ایسے ہونہار طلباء بھجوائیں جو ٹریننگ کے بعد اپنے علاقہ میں جا کر احسن رنگ میں خدمت قرآن کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔ کلاس میں شرکت کرنے والوں کے لئے ناظرہ قرآن کریم جاننا بہت ضروری ہے۔ وہ احباب جنہیں اللہ تعالیٰ نے صحت سے نوازا ہے انہیں نظام کے تحت ربوہ آکر اس کلاس سے ضرور استفادہ کرنا چاہئے۔ امراء کرام جن افراد کو اس کلاس میں شرکت کے لئے بھجوائیں انہیں اپنا تصدیقی خط دینا ہرگز نہ بھولیں اور کلاس میں ایسی جماعت کا نمائندہ بھجوانے کی کوشش کریں جہاں کوئی پڑھانے والا نہیں۔ اور نئے طلباء کو اس کلاس میں بھجوائیں ایسے طلباء جو پہلے کبھی اس کلاس میں شریک نہیں ہوئے۔

(نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی)

بقیہ صفحہ 1

وقف جدید کے نئے سال کے وعدہ جات لیتے وقت متعلقہ عہدیداران سے درج ذیل امور کو پیش نظر رکھنے کی درخواست ہے۔

1- جماعت کے تمام افراد سے خود ملکر استطاعت اور حیثیت کے مطابق وعدے لئے جائیں۔

2- صف اول اور صف دوئم کے مجاہدین کی تعداد میں نمایاں اضافہ کیا جائے۔

3- دفتر اطفال میں ننھی مجاہدات اور ننھے مجاہدین کی تعداد بڑھائی جائے۔

4- وعدہ کے ساتھ ادائیگی ایک بہت ہی مستحسن عمل ہے لہذا منتظمین وعدہ جات لیتے وقت ساتھ ہی ادائیگی کی طرف توجہ دلائیں اگر ساری ادائیگی ممکن نہ ہو تو کچھ نہ کچھ ادائیگی کی ضرور تحریک فرمائی جائے۔

5- احباب جماعت کو اپنے پیاروں اور بزرگ مرحومین کی طرف سے بھی وعدے لکھوانے کی تحریک فرمائی جائے۔ یہ نیک عمل مرحومین کی طرف سے صدقہ جاریہ ہوگا۔ (انشاء اللہ العزیز)

6- کوشش فرمائیں کہ وعدہ جات کا کام 31 جنوری 2002ء تک مکمل ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ اس کارخیر میں آپ کی تائید و نصرت فرمائے اور اپنے افضال و انعامات سے نوازے۔ (آمین)

(ناظم وقف جدید)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

فلسطینی ائیر پورٹ تباہ اسرائیلی ٹینکوں اور بلڈوزروں نے غزہ کے علاقے میں واقع رفاع کے ہوائی اڈے پر دھاوا بول کر اس کا رن وے تباہ کر دیا۔ کارروائی میں بارہ ٹینکوں اور پانچ بلڈوزروں نے حصہ لیا۔ رفاع میں داخل ہوتے ہی مشین گنوں سے اندھا دھند فائرنگ کی۔ کارروائی میں فلسطینیوں کے درجنوں مکانات تباہ ہو گئے۔ قصبے کی طرف جانے والی تمام سڑکیں بند کر دی گئیں۔

غیر یہودیوں کو قتل کرنیکا کام مقبوضہ بیت المقدس میں یہودی ربیوں نے غیر یہودیوں کو قتل کرنا ثواب قرار دے دیا ہے۔ اور اسرائیلی فوج نے اس حکم کی روشنی میں فلسطینیوں کے خلاف انتقامی کارروائیاں تیز کر دی ہیں۔

مجاہدین پر مظالم کی انتہا برطانوی اخبار سنڈے ٹائمز نے القاعدہ کے ارکان پر ڈھائے جانے والے روح فرسا مظالم کی رپورٹ دی ہے۔ جس میں قلعہ جنگی میں ہتھیار ڈالنے والے سعودی، پاکستانی اور یمنی مجاہدین کی حالت زار بیان کی گئی ہے۔ اخبار کے نامہ نگار کے مطابق ایک زخمی کے چہرہ کا بیشتر حصہ اڑ چکا تھا ناک کی جگہ جلا ہوا سوراخ تھا۔ کئی زخمیوں کے جسموں سے گولیاں نہیں نکالی گئیں۔ بری طرح لہولہان تھے۔ ایک عرب زخمی کے ہاتھ کی انگلیاں کٹ کر کھال سے لٹک رہی تھیں۔

مجاہدین نے فوجی پل جلا دی مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے بھارتی فوج کی نقل وحرکت کو محدود کرنے کے لئے ایک اور پل جلا دی۔ جس کے نتیجہ میں بھارتی فوج کا کشتواڑ کے علاقہ سے رابطہ کٹ گیا ہے۔

روس پر دہشت گردی کے فروغ کا الزام امریکہ نے روس پر الزام لگایا ہے کہ چیچنیا میں روسی فوجی کارروائیاں دہشت گردی کو فروغ دے رہی ہیں۔ روسی فوج انسانی حقوق پامال کر رہی ہے۔ چیچن رہنماؤں کو مذاکرات کی پیشکش پر سنجیدگی سے عمل نہیں ہو رہا۔ دونوں فریقین مسئلے کا سیاسی حل تلاش کریں۔

امریکہ بمباری بند کرے روس نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ افغانستان پر بمباری بند کرے۔ اور علاقے میں مستقل فوجی اڈے نہ بنائے۔

مذاکرات کے لئے شرط بھارتی وزیراعظم واجپائی نے کہا ہے کہ جب تک پاکستان تحریک آزادی کشمیر کو دہشت گردی تسلیم نہیں کرتا۔ مذاکرات نہیں ہو سکتے۔ بھارت کے دورہ پر آئے ہوئے جاپان کے اپوزیشن رہنما سے گفتگو کرتے ہوئے بھارتی وزیراعظم نے کہا کہ جب تک سرحد پار سے دہشت گردی بند نہیں ہوتی اور پاکستان واضح طور پر اس کی مخالفت نہیں کرتا۔ مذاکرات ناممکن ہیں۔

بقیہ صفحہ 2

5-05 p.m	تلاوت۔خبریں
5-30 p.m	بنگالی پروگرام
6-30 p.m	جرمن ملاقات
7-30 p.m	مجلس سوال وجواب
9-10 p.m	چلڈرنز کلاس
10-10 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام
11-35 p.m	لقاء مع العرب

اتوار 20 جنوری 2002ء

12-50 a.m	عربی پروگرام
1-20 a.m	جرمن ملاقات
2-20 a.m	مجلس سوال وجواب
3-50 a.m	چلڈرنز کلاس
5-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔سیرۃ النبیؐ
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-20 a.m	درس القرآن
8-00 a.m	ہماری کائنات
8-25 a.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
9-25 a.m	فرانسیسی سیکھئے
9-55 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔سیرۃ النبیؐ
12-00 p.m	درس القرآن
1-40 p.m	چائنیز پروگرام
2-05 p.m	اردو کلاس
3-10 p.m	انڈونیشین پروگرام
4-05 p.m	چلڈرنز کلاس
5-05 p.m	تلاوت۔خبریں
5-40 p.m	بنگالی پروگرام
6-40 p.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
7-40 p.m	ہماری کائنات
8-05 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-05 p.m	چلڈرنز کارنر
9-25 p.m	فرانسیسی پروگرام
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	انگلش پروگرام

اطلاعات و اعلانات

کامیابی

مکرم پروفیسر قریشی عبدالجلیل صادق صاحب قائد ذہانت وصحت جسمانی انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں کہ :- میری منجھلی بیٹی عزیزہ ھبۃ القدیر مریم نے سرگودھا بورڈ کے تحت منعقد ہونے والے مقابلہ مضمون نویسی منعقدہ 3 جنوری 2002ء میں اول پوزیشن حاصل کی ہے جبکہ 10 جنوری کو جنرل نالج کوئز میں سوم پوزیشن حاصل کی- گزشتہ سال میری بڑی بیٹی ھبۃ الوحید بھی مقابلہ مضمون نویسی میں اول اور سائنس کوئز میں بورڈ بھر میں دوم رہی تھی- احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ وہ ان کامیابیوں کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے- نیز میرے تینوں بچے امسال بورڈ کا امتحان دے رہے ہیں نمایاں کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے-

درخواست دعا

مکرم نفیس احمد عتیق صاحب مربی سلسلہ کے خالو مکرم یمین الیامین صاحب بعارضہ قلب پولی کلینک ہسپتال اسلام آباد کے C.C.U میں داخل ہیں- یکے بعد دیگرے دو دفعہ دل کا حملہ ہونے کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے- احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے- آمین آپ محترم مولوی بذل الرحمٰن صاحب بنگالی کے بیٹے اور مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی کے بھتیجے ہیں-

مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت فراہم کرتا ہے- ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں- ملک میں مہنگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس میں نہیں رہا- اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے- اس وجہ سے یہ سہولت فراہم کرنے میں مشکلات درپیش ہیں-

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں اور دکھی لوگوں کو جسمانی راحت بہم پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ٹیچرز ٹریننگ کلاس

ایڈیشنل نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی کے زیر انتظام ربوہ میں 4 فروری تا 23 فروری 2002ء قرآنی ٹیچر ٹریننگ کلاس منعقد ہو رہی ہے امراء کرام اپنے ضلع سے اس کلاس کے لئے دو ایسے ہونہار طلباء بھجوائیں جو ٹریننگ کے بعد اپنے علاقہ میں جا کر احسن رنگ میں خدمت قرآن کا فریضہ سرانجام دے سکیں- کلاس میں شرکت کرنے والوں کے لئے ناظرہ قرآن کریم جاننا بہت ضروری ہے- وہ احباب جنہیں اللہ تعالیٰ نے صحت سے نوازا ہے انہیں نظام کے تحت ربوہ آ کر اس کلاس سے ضرور استفادہ کرنا چاہئے- امراء کرام جن افراد کو اس کلاس میں شرکت کے لئے بھجوائیں انہیں اپنا تصدیقی خط دینا ہرگز نہ بھولیں اور کلاس میں ایسی جماعت کا نمائندہ بھجوانے کی کوشش کریں جہاں کوئی پڑھانے والا نہیں- اور نئے طلباء کو اس کلاس میں بھجوائیں ایسے طلباء جو پہلے کبھی اس کلاس میں شریک نہیں ہوئے-

(نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

بقیہ صفحہ 1

وقف جدید کے نئے سال کے وعدہ جات لیتے وقت متعلقہ عہدیداران سے درج ذیل امور کو پیش نظر رکھنے کی درخواست ہے-

1- جماعت کے تمام افراد سے خود ملکر استطاعت اور حیثیت کے مطابق وعدے لئے جائیں-

2- صف اول اور صف دوئم کے مجاہدین کی تعداد میں نمایاں اضافہ کیا جائے-

3- دفتر اطفال میں ننھی مجاہدات اور ننھے مجاہدین کی تعداد بڑھائی جائے-

4- وعدہ کے ساتھ ادائیگی ایک بہت ہی مستحسن عمل ہے لہٰذا منتظمین وعدہ جات لیتے وقت ساتھ ہی ادائیگی کی طرف توجہ دلائیں اگر ساری ادائیگی ممکن نہ ہو تو کچھ نہ کچھ ادائیگی کی ضرور تحریک فرمائی جائے-

5- احباب جماعت کو اپنے پیاروں اور بزرگ مرحومین کی طرف سے بھی وعدے لکھوانے کی تحریک فرمائی جائے- یہ نیک عمل مرحومین کی طرف سے صدقہ جاریہ ہوگا- (انشاء اللہ العزیز)

6- کوشش فرمائیں کہ وعدہ جات کا کام 31 جنوری 2002ء تک مکمل ہو جائے-

اللہ تعالیٰ اس کار خیر میں آپ کی تائید ونصرت فرمائے اور اپنے افضال وانعامات سے نوازے- (آمین)

(ناظم وقف جدید)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

فلسطینی ائیرپورٹ تباہ اسرائیلی ٹینکوں اور بلڈوزروں نے غزہ کے علاقے میں واقع رفاع کے ہوائی اڈے پر دھاوا بول کر اس کا رن وے تباہ کر دیا- کارروائی میں بارہ ٹینکوں اور پانچ بلڈوزروں نے حصہ لیا- رفاع میں داخل ہوتے ہی مشین گنوں سے اندھا دھند فائرنگ کی- کارروائی میں فلسطینیوں کے درجنوں مکانات تباہ ہو گئے- قصبے کی طرف جانے والی تمام سڑکیں بند کر دی گئیں-

غیر یہودیوں کو قتل کرنیکا کام مقبوضہ بیت المقدس میں یہودی ربیوں نے غیر یہودیوں کو قتل کرنا ثواب قرار دے دیا ہے- اور اسرائیلی فوج نے اس حکم کی روشنی میں فلسطینیوں کے خلاف انتقامی کارروائیاں تیز کر دی ہیں-

مجاہدین پر مظالم کی انتہا برطانوی اخبار سنڈے ٹائمز نے القاعدہ کے ارکان پر ڈھائے جانے والے روح فرسا مظالم کی رپورٹ دی ہے جس میں قلعہ جنگی میں ہتھیار ڈالنے والے سعودی، پاکستانی اور یمنی مجاہدین کی حالت زار بیان کی گئی ہے- اخبار کے نامہ نگار کے مطابق ایک زخمی کے چہرہ کا بیشتر حصہ اڑ چکا تھا ناک کی جگہ جلا ہوا سوراخ تھا- کئی زخمیوں کے جسموں سے گولیاں نہیں نکالی گئیں- بری طرح لہولہان تھے- ایک عرب زخمی کے ہاتھ کی انگلیاں کٹ کر کھال سے لٹک رہی تھیں-

مجاہدین نے فوجی پل جلا دی مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے بھارتی فوج کی نقل وحرکت کو محدود کرنے کے لئے ایک اور پل جلا دی- جس کے نتیجہ میں بھارتی فوج کا کشتواڑ کے علاقے سے رابطہ کٹ گیا ہے-

روس پر دہشت گردی کے فروغ کا الزام امریکہ نے روس پر الزام لگایا ہے کہ چیچنیا میں روسی فوجی کارروائیاں دہشت گردی کو فروغ دے رہی ہیں- روسی فوج انسانی حقوق پامال کر رہی ہے- چیچن رہنماؤں کو مذاکرات کی پیشکش پر سنجیدگی سے عمل نہیں ہو رہا- دونوں فریقین مسئلے کا سیاسی حل تلاش کریں-

امریکہ بمباری بند کرے روس نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ افغانستان پر بمباری بند کرے- اور علاقے میں مستقل فوجی اڈے نہ بنائے-

مذاکرات کے لئے شرط بھارتی وزیر اعظم واجپائی نے کہا ہے کہ جب تک پاکستان تحریک آزادی کشمیر کو دہشت گردی تسلیم نہیں کرتا- مذاکرات نہیں ہو سکتے- بھارت کے دورہ پر آئے ہوئے جاپان کے اپوزیشن رہنما سے گفتگو کرتے ہوئے بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ جب تک سرحد پار سے دہشت گردی بند نہیں ہوتی اور پاکستان واضح طور پر اس کی مخالفت نہیں کرتا- مذاکرات ناممکن ہیں-

بقیہ صفحہ 2

5-05 p.m	تلاوت-خبریں
5-30 p.m	بنگالی پروگرام
6-30 p.m	جرمن ملاقات
7-30 p.m	مجلس سوال وجواب
9-10 p.m	چلڈرنز کلاس
10-10 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام
11-35 p.m	لقاءمع العرب

اتوار 20 رجنوری 2002ء

12-50 a.m	عربی پروگرام
1-20 a.m	جرمن ملاقات
2-20 a.m	مجلس سوال وجواب
3-50 a.m	چلڈرنز کلاس
5-05 a.m	تلاوت-خبریں-سیرۃ النبیؐ
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-20 a.m	درس القرآن
8-00 a.m	ہماری کائنات
8-25 a.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
9-25 a.m	فرانسیسی سیکھئے
9-55 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت-خبریں-سیرۃ النبیؐ
12-00 p.m	درس القرآن
1-40 p.m	چائنیز پروگرام
2-05 p.m	اردو کلاس
3-10 p.m	انڈونیشین پروگرام
4-05 p.m	چلڈرنز کلاس
5-05 p.m	تلاوت-خبریں
5-40 p.m	بنگالی پروگرام
6-40 p.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
7-40 p.m	ہماری کائنات
8-05 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-05 p.m	چلڈرنز کارنر
9-25 p.m	فرانسیسی پروگرام
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	انگلش پروگرام

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ سوموار 14-جنوری غروب آفتاب :5-28
☆ منگل 15-جنوری طلوع فجر :5-41
☆ منگل 15-جنوری طلوع آفتاب :7-07

راجستھان میں پاکستانی سرحد کے قریب بھارتی اسلحہ ڈپو تباہ

راجستھان میں پاکستانی سرحد کے قریب بھارتی اسلحہ ڈپو تباہ - پاکستانی سرحد کے قریب سرحدی قصبہ بیکانیر میں بھارتی اسلحہ کا ڈپو آگ لگنے سے تباہ ہو گیا- سرکاری ذرائع کے مطابق اس میں اچانک آگ بھڑک اٹھی جس سے علاقہ دھماکوں سے لرز اٹھا- آگ کے شعلے آسمان کو چھونے لگے- آگ لگنے کے وقت ڈپو میں گولہ وبارود سے بھری 150 گاڑیاں کھڑی تھیں-

پاکستان سے محدود جنگ ہوسکتی ہے بھارتی آرمی چیف

بھارتی آرمی چیف جنرل ایس پدمنا بھان نے نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ موجودہ کشیدہ صورتحال سنگین ہے اور ایک محدود روایتی جنگ پاک بھارت کے درمیان ہو سکتی ہے- انہوں نے کہا کہ جنگ کے لئے 45 دن کا ایندھن موجود ہے- ہوسکتا ہے کہ دہشت گردی کے ٹھکانوں پر حملہ کرنے کے لئے پاکستان کی سرحد عبور کرنی پڑے-

مطالبات پر عملدرآمد کے لئے پاکستان کو ٹائم فریم نہیں دیا بھارت

بھارت کے پارلیمانی امور کے وزیر پرمود مہاجن نے ایک ٹی وی انٹرویو میں کہا ہے کہ صورتحال کشیدہ ہے- تعلقات معمول پر آنے ضروری ہیں' سفارتکاری کو پاکستان کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہے ہیں -اور پاکستان سے جو مطالبات کئے ہیں ان پر عملدرآمد کے لئے پاکستان کو کوئی ٹائم فریم نہیں دیا-

500 سرحدی دیہاتوں میں ٹیکس معاف

حکومت نے ممکنہ بھارتی حملے کے پیش نظر متاثرہ سرحدی دیہات کے لئے خصوصی ریلیف پیکج تیار کیا ہے اور پنجاب کے 10 اضلاع کے 550 سے زائد سرحدی دیہاتوں کے ٹیکس معاف کر دیئے گئے ہیں- ان اضلاع میں سیالکوٹ' نارووال' شیخوپورہ' لاہور' قصور' پاکپتن' اوکاڑہ' بہاولنگر' بہاولپور' رحیم یار خان شامل ہیں- گورنر پنجاب نے ضلعی حکومتوں کو ریلیف دینے کی ہدایات دی ہیں-

پیپلز پارٹی انتخابات میں کسی سے اتحاد نہیں کریگی

پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آئندہ عام انتخابات میں پیپلز پارٹی کسی سے اتحاد نہیں کریگی- اور وہ الیکشن سے پہلے پاکستان میں موجود ہونگی- یہ بات انہوں نے پیپلز پارٹی کے راہنما نثار پنوں سے ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے کہی-

اے آر ڈی کا اجلاس 19 جنوری کو ہوگا

بزرگ سیاستدان نوابزادہ نصر اللہ خان صدر اے آر ڈی نے 19 جنوری کو کراچی میں اے آر ڈی کا اجلاس طلب کرلیا ہے-

پاکستان کی بنگلہ دیش کے خلاف جیت

پاکستان نے میزبان بنگلہ دیش کو ڈھاکہ میں کھیلے جانے والے پہلے کرکٹ ٹیسٹ میچ میں ایک اننگز اور 178 رنز سے ہرا دیا- بنگلہ دیش نے پہلی اننگز میں 160 جبکہ دوسری میں 152 رنز بنائے- پاکستان نے 490 رنز 9 کھلاڑی آؤٹ پر اننگز ختم کرنے کا اعلان کر دیا تھا- عبدالرزاق جنہوں نے شاندار سنچری اور 4 وکٹ حاصل کئے تھے کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا- لیگ سپنر دانش کنیریا نے 9 اور وقار یونس نے 7 وکٹ حاصل کئے جبکہ راشد لطیف اپنی پہلی سنچری مکمل کئے بغیر 94 رنز پر آؤٹ ہوئے-

ملک میں اعلیٰ تعلیم کے معیار کو بلند کرنے کا فیصلہ

وفاقی حکومت نے پاکستان میں یونیورسٹیز میں اعلیٰ تعلیم کے معیار کو بلند کرنے اور سائنس میں تحقیقات کے معیار کو بہتر کرنے کے لئے اہم اقدامات کا فیصلہ کیا ہے- جنرل مشرف کی صدارت میں ہونے والے اجلاس میں یہ فیصلے کئے گئے- اس سلسلہ میں یونیورسٹیز کو زیادہ خودمختاری دے دی جائیگی- ایکسی لنسی سنٹر کے قیام اور معیار کو بہتر بنایا جائیگا- ملک میں بیچلر کی ڈگری کو 14 کی بجائے 16 سال کی مدت میں پورا کیا جائیگا اور آئندہ تعلیمی وتحقیقی فوکس یونیورسٹیز پر ہوگا-

حج پروازیں 16 جنوری سے شروع ہونگی

سول ایوی ایشن اتھارٹی کے ترجمان نے بتایا کہ حج آپریشن 16 جنوری سے شروع ہوگا- اور 15 فروری کو مکمل کرلیا جائے گا- یہ پروازیں ملک کے مختلف شہروں سے روانہ ہونگی -

القاعدہ اور طالبان سے سخت خطرہ ہے

امریکی وزیر دفاع رمزفیلڈ نے کہا ہے کہ القاعدہ اور طالبان کے کارکنان سے شدید خطرہ ہے اور ان کے ساتھ نمٹنے کے لئے ہر قسم کے اختیارات فوج کو دے دیئے گئے ہیں-

پاکستان کو اعتدال اور ترقی پسند ملک بنائیں گے

وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت بابائے قوم کے خواب کے مطابق پاکستان کو اعتدال اور ترقی پسند بنائے گی- ماضی کے بعض رہنماؤں نے اسلامی عسکریت پسندوں کو پاکستان کے اندر پھیلنے اور مضبوط ہونے کی اجازت دے کر غلطی کی تھی- ہماری سابقہ حکومتیں بہت کچھ کر سکتی تھیں لیکن انہوں نے کچھ نہیں کیا- بلکہ غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملک پر 39 ارب ڈالر کا غیر ملکی قرضہ ڈالا اور آرام پسندی کا راستہ اپنایا-

جیکب آباد اور پسنی کے ہوائی اڈے واپس

پاکستان نے جزوی طور پر جیکب آباد اور پسنی کے ہوائی اڈے امریکہ سے واپس لے لئے ہیں- سرحدوں پر جنگ کی سی صورتحال کے باعث ہنگامی طور پر یہ فیصلہ کیا گیا- تین ماہ سے یہ اڈے بلاشرکت غیرے امریکی فوج کے استعمال میں تھے-

جنگ نہیں ہوگی

سابق آرمی چیف جنرل (ر) اسلم بیگ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ نہیں ہوگی- کیونکہ بھارت جانتا ہے کہ مار پڑے گی اور وہ جیت نہیں سکتا- تاہم امریکہ' برطانیہ' اسرائیل کے دباؤ کا مقصد ہے کہ ہم ان کے مطالبات کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں-

10 لاکھ مجاہدین

جماعت الدعوۃ پاکستان کے ناظم امور خارجہ پروفیسر حافظ عبدالرحمٰن مکی نے کہا ہے کہ دس لاکھ مجاہدین فوج کے شانہ بشانہ لڑنے کو تیار ہیں- حکمران امریکہ اور اسرائیل پر اعتماد نہ کریں- مجاہدین کو اعتماد میں لیں- بھارت جنگ کا خوف پیدا کر کے جہاد اور مجاہدین پر پابندیاں لگوانا چاہتا ہے-

اڈے خالی کرنے کے مطالبہ کا علم نہیں

اتحادی ممالک کے ترجمان کینٹین کتھ نے کہا ہے کہ پاکستان کی طرف سے اڈے خالی کرنے کے مطالبے کا علم نہیں- ایسا کوئی معاہدہ نہیں ہوا کہ امریکی فوج پاکستان میں القاعدہ والوں کا تعاقب کر سکے-

سچی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

بھائی بھائی گولڈسمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
☎ 211158 (گلی کے اندر ہے)

ہومیو پیتھک کتب
اردو اور انگریزی ہومیو پیتھک کتب دستیاب ہیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

ہمارے ہاں خالص دیسی گھی مکھن اور کریم نیز کریم نکلا ہوا دودھ -/8 روپے فی کلو خرید فرمائیں-
خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دارالفضل ربوہ فون 213207

"آسامیاں خالی ہیں"
1- کمپیوٹر آپریٹر + اکاؤنٹنٹ
2- سیلزمین جو ڈرائیونگ جانتے ہوں تعلیم کم ازکم میٹرک
انٹرویو کیلئے مورخہ 21 جنوری 2002ء کو 11 بجے تشریف لائیں-
پتہ برائے رابطہ میاں بھائی پٹہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون 16-7932514

فون: 646082
639813
جدید زیورات کا مرکز
مراد جیولرز
نزد مراد کلاتھ ہاؤس
ریل بازار فیصل آباد
ریل بازار فیصل آباد

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61